جنس کی تبدیلی اسلامی نقطۂ نظر سے

مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی
استاذ المرکز الاسلامی بنوں

یو۔کے (U.K) سے آمد ایک استفتاء اور جامعہ کی طرف سے جواب:

سوال: میری ایک مریضہ ہے جو کہ خود بھی ڈاکٹر ہے۔ پاکستان سے ہے۔ مسئلہ اس کی زندگی کا ہے۔ اس کے مطابق جب اس کی ولادت ہوئی تو جسمانی اعضاء لڑکوں والے تھے مگر جوں، جوں ہوش آتا گیا، اس کو یہ محسوس ہوا کہ اس کا جسم اور ہے اور اس کی زنانہ روح مردانہ جسم میں قید ہے۔ میڈیکل کالج میں پڑھنے کی وجہ سے اس کی علم میں آیا۔ کہ سائیکالوجی، اور سائیکاٹری جو کہ طب کی ایک شاخ ہے جو ذہن اور ذہنی مسائل کا علاج کرتی ہے اس میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ایک ایسی ذہنی حالت ہے کہ جس میں انسان کے دماغ جو جنس کا خانہ ہے وہ زنانہ ہوتا ہے، پیدائش سے پہلے جب بچہ ماں کے بطن میں ہوتا ہے تو اس لوتھڑے کی حالت میں (٦) ہفتے کے اندر دماغ کی بناوٹ جسم کے ساتھ ہورہی ہوتی ہے، تو اگر ماں کسی پریشانی یا بیماری سے گزرے جس کی وجہ سے اس کے ہارمونز میں کمی یا زیادگی ہو تو دماغ پر اثر ہوتا ہے۔ اور پھر وہ مرد کا یا عورت کا بنتا ہے، ہارمونز کے لیول کے مطابق۔

مگر اعضاء (جنسی) اور جسم اپنی علیحدہ رفتار سے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور جب ولادت ہوتی ہے تو ایسی حالت میں جسم ظاہری طور پر تو لڑکوں کی طرح ہوتا ہے، مگر ایسے مریضوں کو ذہنی کرب سے گزرنا پڑتا ہے، کیونکہ ان کا ذہن مخالف جنس کا ہوتا ہے۔

یہاں (یو۔کے) (U.K) میں اس حالت کے اوپر بہت کام ہوا ہے، اور اس کو تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ ایک ذہنی پیچیدگی ہے جس کی وجہ سے بہت سے مریض معاشرے کے ہاتھوں ستائے جاتے ہیں اور پھر اس قسم کے مریض خود کشی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور کچھ کامیاب بھی ہو جاتی ہیں۔اس کا کوئی واضح حل نہیں ہے۔کیونکہ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔اور یہاں کے لوگ بھی تنگ نظر ہیں۔خیر اب یہاں تسلیم کیا جاتا ہے کہ بہت سی بیماریاں اور پیچیدگیاں ایسی پیدا ہورہی ہیں جو کہ پہلے عام فہم نہیں تھیں۔جیسے اوزن (خدائی آسمان) کا مسئلہ اور گلوبل وارمنگ) سائیکالوجی کے مطابق انسان کی جنس دو طرح سے ہوتی ہے۔(۱) ذہنی، دماغی، (۲) جسمانی، ایک عام آدمی کا ذہن اور جسم دونوں مرد ہوتے ہیں ایک عام عورت کا ذہن اور جسم دونوں عورت ہوتے ہیں۔مسئلہ ہوتا ہے جب ذہن (دماغ) اور جسم میں تضاد ہو۔یہ حالت ان حالتوں سے مختلف ہے جن میں دونوں یعنی مردانہ اور زنانہ اعضاء ہوتے ہیں۔کہ آپریشن کر کے اگر ظاہری علامات دیکھ کر بنا دیا جائے یا عورت، مثلاً اچھاتی ہے بال چہرے کے نہ ہوں اور ولادت کے راستے کا مسئلہ اگر ہو یا اسی طرح جو آپ کہہ رہے تھے، جس حالت کا میں نے ذکر کیا ہے۔یہ ان سے مختلف ہے، اور ان کے زمرے میں نہیں آتی، اس کا تعلق دماغ اور جسم دونوں سے ہوتا ہے۔

ایسے مریضوں کی زندگی بہت مختلف اور پے چیدہ ہوتی ہے۔لوگ ان کی ذہنی کیفیت نہیں سمجھ پاتے، یہ شیطان ہے۔یا یہ کہ لڑکیوں جیسا ہے، ٹھیک ہو جائے گا، مگر ایسا نہیں ہے، اس کا حل صرف یہ ہے، یا تو اس کے دماغ کو بدل دیا جائے، یا آپریشن کر کے اس کے جسمانی اعضاء اس کی ذہنی جنس کے مطابق بنا دیئے جائیں۔

مصنوعی تبدیلی کا طریقہ کار:

اس حالت کا علاج جا سائیکاٹری میں ہے وہ یہ ہے: ایسے مرد کو دو سال کے لئے عورت کے کپڑے پہننے پڑتے ہیں کام پر عورت کی طرح جانا پڑتا ہے، نام تبدیل کرنا پڑتا ہے، الغرض عورت کی طرح زندگی گزارنی پڑتی ہے۔زنانہ ہارمونز لینے پڑتے ہیں۔تاکہ چھاتی اور چہرے کے بال ختم ہوسکیں۔اور جسم زنانہ دکھائی دے یہ کوئی مذاق نہیں ہوتا۔ دو سال اسی لئے دیئے جاتے ہیں کہ اگر کسی کو لڑکیوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے یہ لگے کہ وہ لڑکی ہے تو وہ یہ نہیں کر سکتا، کیونکہ کوئی مرد یہ قبول نہیں کر سکتا کہ وہ عورت بن کے رہے، اور لوگ اسے عورت تسلیم کریں، پھر دو سال کے بعد ایسے مریض کا آپریشن کر کے، (۱) پیشاب کا راستہ (۲) ہم بستری کا راستہ، (۳) پاخانہ کا راستہ بنا دیا جاتا ہے۔اور کوئی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت کے اعضاء نہیں ہیں، میں نے خود ان ڈاکٹر صاحبہ کو دیکھا ہے اور ان کے اعضاء دیکھے ہیں انہوں نے اس ڈاکٹر سے آپریشن کروایا ہے، جو ایسے آپریشن کرنے میں ۲۰ سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔اب یہ ہے کہ وہ بچے پیدا کرے گی، مگر اس کی ظاہری، جسمانی سب کچھ عورت کا ہے، یہ ڈاکٹر صاحبہ پانچ وقت کی نمازی ہے شروع سے اور یہ سب کرنے سے پہلے اس نے استخارہ بھی کیا تھا، جس میں اس کو خدا سے آگے جانے اور بڑھنے کا اشارہ ملا تھا۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے یہ مشکل اور پے چیدہ مسئلہ جو ان مسئلوں سے مختلف ہے جو آپ نے فون پر مجھے

بتلائے تھے، آپ کے سامنے رکھا ہے۔ وہ مسائل صرف ظاہری جسمانی تھے، ہر حال میں ساری دنیا کے سامنے رکھا جائے تا کہ کوئی بھی شبہ ہو تو وہ دور ہو جائے، یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی عام آدمی یہ نہیں کہہ سکتا، صرف وہی مریض کر سکتا ہے جو عورت کا دماغ رکھتا ہے۔ اور جس کے لئے مردانہ جسم اذیت ہوتی ہے۔ اور اس علاج کے بعد ایسے مریض بہت بہتر زندگی گزارتے ہیں، ان کو ذہنی سکون بھی میسر آ جاتا ہے۔

اب آپ بتائیں کہ آپ کیا کہتے ہیں، اس پر ذرا روشنی ڈالیں، کیونکہ ان ڈاکٹر صاحبہ کا ایک جگہ رشتہ چل رہا ہے۔ وہ عورت بہت تنہا ہے، مرد بھی بہت اچھا ہے۔ اس کو سہارا دینا چاہتا ہے۔ مگر واللہ اعلم وہ کہتا ہے کہ اسلام کی رو سے کیسا ہے؟ اس کو معلوم ہے ان باتوں کا، کہ یہ آپریشن جائز ہے اگر مرد کو پورا مرد بنا دیا جائے یا عورت کو پوری عورت بنا دیا جائے۔ مگر جو پیدا مرد ہو اور دماغ عورت کا ہو۔ اور آپریشن کروا کر ہر طرح سے عورت بن جائے اس کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟

اس مریضہ نے بھی خودکشی کی کوشش کی، کہ اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں، پھر لوگ کیوں نہیں سمجھتے، ہر چیز خدا کے حکم سے ہوتی ہے۔ اس میں خدا کی رضا شامل تھی، تو آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ کیونکہ کئی دفعہ استخارہ کیا، اور نیک لوگوں سے بھی کروایا، آپ خدارا ایک دکھی انسان کی مدد کیجئے، اور کوئی راستہ دکھائیں کہ اس کی زندگی سنور سکے، اور وہ بندہ اسے سہارا دے سکے، کہ ساری دنیا اور اس کے گھر والے، اس سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے گا۔

والسلام

ڈاکٹر خدیجہ (U.K) بمعرفت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب

الجواب بعون الملک الوہاب:

واضح رہے کہ دین اسلام میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہدایات و رہنمائی موجود ہیں اور خود قرآن پاک اور احادیث میں سے فقہاء کرام نے ہمیں ایسے اصول مہیا کر دیئے ہیں جن کی روشنی میں ہم کسی بھی دور میں پیش آنے والے جدید سے جدید تر مسائل کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔ ہر دور کی ضرورت کے لئے جتنے اجتہاد کی ضرورت ہے الحمدللہ وہ موجود ہے اور اس کے اہل لوگ اپنی ذمہ داریوں سے واقف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے اس دور کی دینی ضرورت پورا کرتے ہیں اور ہم پورے اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو حل طلب ہو، لیکن حل طلب ہی رہے، حل نہ ہو سکے۔ البتہ اس وقت جدید مسائل میں اجتماعی غور و خوض کی ضرورت ہے رب کائنات نے کسی درجہ تک یہ کام نمودار کیا ہے اور الحمدللہ آئے دن اس میں ترقی ہو رہی ہے۔ آج جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی میں مختلف تبدیلیاں رونما کیں اور ساتھ میں مشکل مسائل کے انبار کھڑے کر دیئے۔ معاشرہ عیش پرستی

میں ڈوب گیا۔ روز مرہ جدید مصنوعات وانکشافات نے جدیدیت کی طرف زمانہ کو دھکیلا مگر اسلام ایک ایسا روشن دین ہے جس کے اصول تا قیامت لاگو ہوں گے۔

جدت پسندی نے یہاں تک اثر ڈالا کہ انسان انسان نہ رہا اور انسان نے اپنی زندگی حیوانوں جیسے گزارنا بسر کرنا شروع کر دیا حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا هم فی البر والبحر ورزقنا هم من الطیبات وفضلنا هم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً.﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو دریا میں اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر۔''

یعنی آدمی کو حسن صورت، نطق وتدبیر، وعقل وحواس عنایت فرمائے۔ جن سے دنیوی واُخری مضار ومنافع کو سمجھنا اور اچھے بُرے میں تفریق کرتا ہے۔ انسان کا جسم جو صنعت الٰہی کا شاہکار ہے، انسان کو مالک نہیں بنایا گیا، بلکہ انسان کا جسم انسان کے پاس امانت ہے اور اس کا مالک اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ جسم اور روح کا تعلق ختم ہونے کے بعد کرامت انسانی برقرار رہتی ہے، انسانی نفس کے ساتھ بے حرمتی کرنا ناجائز ہے۔ خود اپنے نفس کے ساتھ کریں چاہے کوئی اور کریں۔ اس وقت جدید طبی سائنس کی ترقیات نے بہت سے ایسے مسائل پیدا کئے کہ اس کا پہلے ادراک بھی ممکن نہ تھا۔

کچھ عرصہ سے آپریشن کے ذریعے جنس کی تبدیلی کا مسئلہ سامنے آرہا ہے۔ اور یہ فتنہ رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے۔ سب سے پہلے یہ فتنہ برطانیہ کے عیش پرست معاشرہ میں نمودار ہوا، دیگر ممالک بشمول ممالک اسلامیہ میں آئے روزہ فتنہ ہر ذی عقل انسان بخوبی سمجھ رہا ہے کہ اللہ رب العزت نے نظام دنیا چلانے اور نسل انسانی کے بقاء کے لئے تمام مخلوقات میں جوڑے پیدا فرمائے ہیں اور بنی آدم میں ذکور واناث پیدا فرمادیئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وبث منهما رجالاً کثیراً ونساء. (الیٰ آخر الآیة)** دوسری جگہ ارشاد ہے۔ "**یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور.**" اللہ پاک نے مرد اور عورت کو مختلف اغراض کے لئے پیدا فرمائے ہیں، مردوں کو گھر کے بیرونی کام کاج، امارت، سلطنت، تجارت، سیاست اور عورتوں کی دیکھ بھال کے لئے بنایا اور عورتوں کو گھر کے کام کاج، بچوں کی دیکھ بھال اور نسال بڑھانے کے واسطے بنایا ہے۔

ان مختلف اغراض کی وجہ سے اللہ نے مرد عورت کی تمام چیزوں میں فرق رکھا ہے چنانچہ مردوں کے لئے عورتوں جیسا چلنا پھرنا ان کی طرح لباس پہننا اور ان جیسا کلام کرنے سے اور اسی طرح عورتوں کے لئے مردوں جیسے بولنا، چلنا پھرنا اور ان کی طرح لباس پہننا اور ان جیسا کلام کرنے کو ناجائز اور حرام کیا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال لعن النبی ﷺ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح البخاری جلد ۲ ص ۸۷۴)

تو اس حدیث پاک سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ جب مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں تو مردوں کو بالکلیہ عورت بننا یقیناً جائز نہ ہوگا۔ اور اس طرح دوسری حدیث میں آتا ہے الحدیث......

"لعن اللّٰہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغیرات خلق اللّٰہ" (بخاری)

اللہ پاک لعنت بھیجتے ہیں گودنے اور گودوانے والیوں پر اور بال اُکھاڑنے اور اُکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان خلا پیدا کرنے اور کروانے والیوں پر جو زینت کی خاطر کرتی ہیں۔ یہ تمام خلق اللہ میں تغیر کرنے والیاں ہے اور تغییر خلق اللہ نہایت مذموم ہے۔ (تکملہ فتح الملهم ج ۴/ص ۱۹۴)

قرآن پاک میں باری تعالیٰ شیطان کے قول کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "**قال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولا ضلنهم ولأ منینهم ولآ مرنهم فلیبتکن اٰذان الأنعام ولآ مرنهم فلیغیرن خلق اللّٰہ**".

ترجمہ: اور جس نے یوں کہاں تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا، لوں گا۔ اور میں ان کو گمراہ کروں گا۔ اور میں ان کو ہوس دلاؤں گا۔ اور میں ان کو تعلیم دوں گا۔ جس سے وہ چار پاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے۔ اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑا کریں گے۔

جنس کی تبدیلی کے بارے میں اکابر علماء کی رائے گرامی:

تبدیلی جنس کے بارے میں **مجلس المجمع الفقهی الاسلامی** منعقدہ مکہ المکرمہ کا مشترکہ فیصلہ:

اس موضوع پر غور و خوض اور بحث و مباحثہ کے بعد المجمع الفقہی درج ذیل فیصلہ کرتا ہے:

"اوّل: جنس مذکر جس کے اپنے مخصوص اعضاء کامل ہو چکے ہوں، اسی طرح جنس مؤنث جس کے اُعضائے نسائیت پورے ہو چکے ہوں انہیں ایک دوسرے میں تبدیل کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ایسی تبدیلی قابلِ سزا جرم ہے کہ یہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شیطان کی زبان سے خبر دیتے ہوئے حرام قرار دیا ہے: "ولآ

مـرنهـم فـليـغيـرن خلق الله" (**سورة النساء/۱۱۹**) اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے)۔صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گودوانے والی، بال اکھیڑنے والی، بال اکھڑوانے والی، حسن کے لئے دانتوں میں دوریاں پیدا کرنے والی اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے، پھر راوی نے کہا: جس پر اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس پر میں کیوں نہ لعنت بھیجوں، قرآن کریم میں اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے:"**وما آتا كم الرسول فخذوه ومانها كم عنه فانتهوا**" (**سورة الحشر/۷**) (اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو)۔

"دوم: جس شخص کے اعضاء میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں جمع ہوگئی ہوں، اس میں دیکھا جائے گا کہ کون سے اُعضا کا تناسب زیادہ ہے، اگر مرد کے اعضاء زیادہ ہوں تو طبی علاج کے ذریعے عورت ہونے کے اشتباہ کو دور کر لینا جائز ہے، اور اگر عورت کے اعضاء غالب ہوں تو طبی علاج کے ذریعہ مرد ہونے کے اشتباہ کو دور کر لینا جائز ہے، خواہ یہ علاج سرجری کے طور پر ہو یا ہارمون کے ذریعے ہو، اس لئے کہ یہ ایک طرح کا مرض ہے اور علاج کے ذریعہ مرض سے شفاء مقصود ہے، نہ کہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی"۔

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ:

آپریشن کے ذریعہ جنس کی تبدیلی اور اس کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ: میں نے اپنا آپریشن کروایا ہے، آپریشن اس طرح کا ہے کہ میں نے اپنی جنس تبدیل کرائی ہے۔ پیدائشی لڑکا ہوں۔ کپڑے، رہن سہن سب لڑکیوں کی طرح تھا، اسی وجہ سے آپریشن کروایا، اب ہر وقت مجھے یہ فکر لگی رہتی ہے کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے۔ دل میں آتا ہے کہ تم نے اللہ کی نعمت کی ناشکری کی ہے۔ مفتی صاحب میں بہت پریشان ہوں، مجھے پتہ نہیں کہ میں نماز، روزہ اور دوسرے دینی احکام کس طرح بجالاؤں؟ لڑکی کی طرح یا لڑکے کی طرح؟ اب تک آپریشن کے بعد لڑکوں کی طرح نماز، روزہ ادا کرتا ہوں۔ جناب عالی! مجھے کوئی راستہ بتائے، میرا نام عمران ہے ڈاکٹروں نے عمران سے عمرانہ کر دیا ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے، کہ تم کسی لڑکے سے شادی بھی کر سکتی ہو، مگر کسی بچے کا جنم نہیں ہوگا۔ کیونکہ تمہارے اندر بچہ دانی نہیں۔ جناب میری ایک بہن ہے، اس کو لڑکا بننے کا بہت شوق ہے اور وہ کپڑے لڑکوں والے اور بال لڑکوں کی طرح رکھتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ میرا بھی کسی طرح آپریشن ہو جائے، جناب ہماری زندگی کس طرح گزرے گی:

ان تمام باتوں کو پڑھنے کے بعد مجھے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ میرے لئے اب زندگی

گزارنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ اور میری بہن کو کیا کرنا چاہئے؟ نماز، روزہ، شادی اور زندگی کے دوسرے تمام مراحل کس طرح طے کرنی چاہئیں، مجھے اُمید ہے کہ آپ اچھا مشورہ دیں گے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹروں نے مجھے عورتوں والی شرمگاہ لگائی ہے، سینے کے ابھار کے لئے ان کا کہنا ہے کہ آپریشن کرنا پڑے گا۔

مستفتی: عمران، عرف عمرانہ کراچی۔

الجواب ومنه الصدق والصواب:

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت بنا کر اشرف المخلوقات بنایا ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے: "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم". (التین: ۴) "ہم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر"۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے انسانوں میں سے بعض کو مرد اور بعض کو عورت بنایا ہے اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی، یہ اللہ ہی کی تقسیم ہے اور اس تقسیم پر راضی نہ ہونا اور ناراضگی کا اظہار کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرنا ہے جو کہ انسان کو کسی صورت میں بھی زیب نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جس جنس پر بنایا ہر شخص کو اسی جنس پر رہنا ضروری ہے، اس میں تبدیلی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں سائل نے جو آپریشن کروا کر اپنی جنس تبدیل کی ہے تو یہ حرام کام کیا ہے اور یہ تغیر لخلق اللہ کی بناء پر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کا جسم انسان کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے امانت ہے اور اس میں کسی قسم کی خیانت یعنی تبدیلی کرنا یہ گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ "فتح الباری" میں ہے:

"ویؤ خذ منه ان جنایة الانسان علی نفسه کجنایته علی غیره فی الاثم، لان نفسه لیست ملکاله خلقاً، بل هی للّٰه تعالیٰ فلایتصرف فیها الابماأذن له. (۱۱/۳۹ط: لاہور)

اور صحیح مسلم میں ہے: **"عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰه ﷺ لعن الواصلة والمستو صلة والواشمة والمستو شمة" قال النوی فی شرحه: هذا الفعل حرام علی الفاعلة والمفعول بها لهذه الاحادیث؛ لانه تغیر لخلق اللّٰه لانه تزویر وتدلیس". (۲/۲۰)**

لہٰذا سائل کو چاہئے کہ اس گناہ پر توجہ اور استغفار کرے اور اپنے اس گناہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرے اور اپنی بہن کو بھی سمجھائے اور اس کو اس ناجائز آپریشن کے گناہ سے بچائے، ورنہ وہ بھی سخت گنہگار ہوگی اور سائل عمران پر حسب سابق مردوں کے احکامات ہی لاگو ہیں، یعنی کسی مرد سے شادی جائز نہیں اور نماز روزہ وغیرہ بھی مردوں کی طرح ادا کرنا ضروری ہے اور زنانہ کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے اور ایسے مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ جیسا کہ

''مشکوۃ شریف'' میں ہے:

"وعن ابن عباسؓ قال: قال النبیﷺ لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال" (باب الترجل ۲/۱۳ ایچ ایم سعید)

☆☆☆

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

سوال نامہ! کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں: کہ ایک مرد کو عورت بنایا گیا یعنی مردانہ اعضاء (ذکر) وغیرہ کاٹ دیئے گئے اور زنانہ اعضاء بنائے گئے یعنی جماع اور پیشاب کا راستہ بنایا گیا اور ہارمونز کے ذریعے اس کے پستان بھی عورت کی طرح ابھارے گئے اور عورت والی اشتہاء بھی دوائی کے ذریعے اس میں پیدا کیا گیا۔ لیکن صرف بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں کیونکہ اس میں رحم (بچہ دانی) ہے ہی نہیں۔ باقی دیکھا جائے تو کوئی یہ فرق نہیں کرسکتا کہ یہ پیدائشی ہے یا مصنوعی لیکن ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ اس کے ذہن (دماغ) اور ظاہری اعضاء میں تضاد تھا یعنی دماغ عورتوں والا اور ظاہری جسم مردوں والا، کیونکہ اگر ایسا مریض ویسے چھوڑ دیا جائے تو بسا اوقات خودکشی کر لیتا ہے چنانچہ اس مریضہ نے بھی اس علاج سے پہلے خودکشی کرنے کی کوشش کی...... محترم یہ قسم ان تمام اقسام سے جدا ہے جو کہ مریض میں دونوں طرح کے اعضاء ہو یا ایک طرف غالبیت ہو یا پیدائش کے بعد تو مرد ہو بعد میں عورتوں والے اعضاء پیدا ہوئے ہوں۔ سائیکالوجی اور سائیکاٹری جو کہ طب کی ایک شاخ ہے اس میں بیماری کو وضاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ عام طور پر کفرستان میں ایسے بیماریوں کا (دماغ اور ظاہری جسم کا تضاد) نزول ہوا ہے۔ یہ بات واضح ہو کہ ایسے بیمار کا پتہ چلنا حرکات وسکنات سے ہوتا ہے۔

بہرحال اب سوال یہ دریافت کرنا ہے (۱) کہ کیا ڈاکٹر حضرات کا یہ فعل جائز تھا یا نہیں؟

(۲) بہرصورت اب اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے ساتھ ایک مرد نکاح کرنا چاہتا ہے اور یہ عورت بھی تیار ہے۔

(۳) کیا ایسے بیماروں پر مکمل جنس تبدیل ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں؟ جنس مکمل تبدیل ہونے کے لئے کیا شرائط ہیں تفصیلاً فتویٰ درکار ہے بہت ہی شکر گزار ہوں گا۔

والسلام

از بندہ مفتی عظمت اللہ بنوری

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی

الجواب حامداً ومصلیاً

ا...... جسم سمیت انسان کا پورا وجود امانت ہے اور اس میں ہر قسم کے تصرف کے لئے وہ اپنے رب کے حضور جوابدہ ہے لہٰذا صورتِ مذکورہ میں انجام دیا گیا۔ فعل "تغییر لخلق اللّٰہ" (اللہ تبارک وتعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی) کے زمرے میں آتا ہے جو ناجائز اور حرام ہے۔ حالتِ اضطرار کے تحقق پر ایک جملہ "مریضہ کی خودکشی کرنے کی کوشش" دال ہے۔ لیکن یہ اس لئے قابلِ قبول نہیں کہ ہر انسان کے حوصلہ، ہمت کا ظرف مختلف ہے۔ بعض ایسے ہی جو بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل میں بھی مایوسی اور نا اُمیدی کو پاس پھٹکنے نہیں دیتے جب کہ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر انتہائی اقدام اٹھالیتے ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ لہٰذا خودکشی کی کوشش کرنا کسی حرام فعل کو حلت کے دائرے میں داخل نہیں کرسکتا۔ اگر ابتدائی زمانہ سے متاثرہ شخص پر پوری توجہ دی جاتی اور تعلیم وتربیت کا مناسب انتظام کیا جاتا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ نوبت یہاں تک پہنچتی۔

۲...... جائز نہیں۔ کیونکہ نکاح کا مقصد شرعی یعنی توالد وتناسل ناممکن ہے۔ جیسا کہ تصریح موجود ہے۔

۳...... جنس اگر قدرتی طور پر تبدیل ہو تو "تصرفِ خالقِ فی خلقه" ہے جس میں کوئی اشکال نہیں۔ لیکن خود کوشش کرنا درست نہیں۔

هكذا في: فتاویٰ محمودیه، ۱۶۳/۵، ط: مظهری کراتشي، والله تعالیٰ أعلم بالصواب.

☆☆☆

خلاصہ بحث!: صورتِ مسئولہ میں سائل نے جو آپریشن کروا کر اپنی جنس تبدیل کی ہے تو یہ حرام کام کیا ہے اور یہ تغیر لخلق اللہ کی بناء پر کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کا جسم انسان کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے امانت ہے اور اس میں کسی قسم کی خیانت یعنی تبدیلی کرنا یہ گناہِ کبیرہ ہے لہٰذا ایسی مصنوعی عورت کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور نہ ہی ان پر عورتوں کے احکامات لاگو ہوں گے۔

☆☆☆